محبت،

جوذاتِ شکمِ مادر میں بچے کی صورت گری کرتی ہے، وہی ذات خیال اور اِحساس کی صورت گر بھی ہے۔ پیدا فرمانے والے نے چہروں کو تاثر دینے والا بنایا اور قلوب کو تاثیر قبول کرنے والا۔ ہر چہرہ ایک رینج (range) میں تاثر رکھتا ہے اور اس کے باہر وہ تاثیر نہیں ہوتی۔ دائرۂ تاثیر صدیوں اور زمانوں پر بھی محیط ہوسکتا ہے۔ یہ خالق کے اپنے کام ہیں۔ آنکھوں کو بینائی عطا فرمانے والا نظاروں کو رعنائی عطا فرماتا ہے۔ وہ خود ہی دل پیدا فرماتا ہے، خود ہی دلبر پیدا فرماتا ہے اور خود ہی دلبری کا خالق بھی ہے، بلکہ وہ خود ہی سرّ دلبراں ہے۔

محبت کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتی، یہ عطا ہے، یہ نصیب ہے، بلکہ یہ بڑے ہی نصیب کی بات ہے۔ زمین کے سفر میں اگر کوئی چیز آسمانی ہے تو وہ محبت ہی ہے۔

محبت کی تعریف مشکل ہے۔ اس پر کتابیں لکھی گئیں، افسانے رقم ہوئے، شعراء نے محبت کے قصیدے لکھے، مرثیے لکھے، محبت کی کیفیات کا ذکر ہوا، وضاحتیں ہوئیں، لیکن محبت کی جامع تعریف نہ ہوسکی۔ واقعہ کچھ اور ہے، حقیقت کچھ اور۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ایک چہرہ جب انسان کی نظر میں آتا ہے تو اس کا انداز بدل جاتا ہے کائنات بدلی بدلی سی لگتی ہے، بلکہ ظاہر و باطن کا جہان بدل جاتا ہے۔

محبت سے آشنا ہونے والا انسان، ہر طرف حُسن ہی حُسن دیکھتا ہے۔ اس کی زندگی نثر سے نکل کر شعر میں داخل ہوجاتی ہے۔ اندیشہ ہائے سود و زیاں سے نکل کر انسان جلوۂ جاناں میں گم ہوجاتا ہے۔ اس کی تنہائی میں میلے ہوتے ہیں۔ وہ ہنستا ہے بے سبب، روتا ہے بے جواز۔ محبت کی کائنات جلوۂ محبوب کے سوا کچھ اور نہیں۔

محبوب کا چہرہ، محبّ کے لیے کعبہ بن کے رہ جاتا ہے۔ محبت انسان کو زمان و مکاں کی ظاہری قیود سے آزاد کردیتی ہے۔ محبت میں داخل ہونے والا، ہر داستانِ اُلفت کو کم و بیش اپنا ہی قصہ سمجھتا ہے وہ اپنے غم کا عکس دوسروں کے افسانوں میں محسوس کرتا ہے محبت وحدت سے کثرت اور کثرت سے وحدت کا سفر طے کراتی ہے۔ محبت آسمانوں کی بے کراں وسعتوں کو ایک جست میں طے کرسکتی ہے محبت قطرے کو قلزم آشنا کردیتی ہے۔ محبت زمین پر پاؤں رکھے تو آسمانوں سے آہٹ سنائی دیتی ہے۔ محبت کرنے والے کسی اور مٹی سے بنے ہوتے ہیں، یہ خلوص کے پیکر دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے الگ ہوتے ہیں، دراصل محبت زندگی اور کائنات کی انوکھی تشریح ہے۔ یہ قرآنِ فطرت کی الگ تفسیر ہے۔ یہ حیات و مرگ کے مخفی رموز کی جداگانہ آگہی ہے۔ محبت میں دھڑکنے والے دل کے ساتھ کائنات کی دھڑکنیں ہم آہنگ ہوجاتی ہیں۔ محبّ اور محبوب کا تقرب موسموں کو خوشگوار بنادیتا ہے۔ محبوب کی جدائی سے بہاریں روٹھ جاتی ہیں۔ محبوب کا فراق بینائی چھین لیتا ہے اور محبوب کی قمیض کی خوشبو سے بینائی لوٹ آتی ہے۔ یہ بڑا راز ہے۔ یہ انوکھا عمل ہے اس زندگی میں ایک اور زندگی ہے، اسی کائنات میں ایک اور کائنات ہے۔ محبت ہو تو انسان کو اپنے وجود ہی میں کائنات کی وسعتوں اور رنگینیوں سے آشنائی ہوتی ہے۔ اسے خوشبوؤں سے تعارف نصیب ہوتا ہے، اسے آہٹیں سنائی دیتی ہیں۔ وہ دھڑکنوں سے آشنا ہوتا ہے۔ اسے نالۂ نیم شب کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے، محبت کرنے والا اپنی ہستی کے نئے معنی تلاش کرتا ہے، وہ باطنی سفر پر گامزن ہوتا ہے۔ زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار میں محبت گویا ایک نخلستان سے کم نہیں۔ محبت کے سامنے ناممکن و محال کچھ نہیں۔ محبت پھیلے تو پوری کائنات، اور سمٹے تو ایک قطرہ خوں۔

درحقیقت محبت، آرزوئے قربِ حُسن کا نام ہے۔ ہم ہمہ وقت جس کے قریب رہنا چاہتے ہیں، وہی محبوب ہے۔ محبوب ہر حال میں حسین ہوتا ہے کیونکہ حسن تو دیکھنے والے کا اپنا اندازِ نظر ہے ہم جس ذات کی بقا کے لیے اپنی ذات کی فنا تک گوارا کرتے ہیں، وہی محبوب ہے۔ محبّ کو محبوب میں کمی یا کجی نظر نہیں آتی، اگر نظر آئے بھی تو محسوس نہیں ہوتی، محسوس ہو بھی تو ناگوار نہیں گزرتی۔ محبوب کی ہر ادا دلبری ہے، یہاں تک کہ اس کا ستم بھی کرم ہے، اس کی وفا بھی پر لطف اور جفا بھی پر کشش۔ محبوب کی جفا کسی محبّ کو ترکِ وفا پر مجبور نہیں کرتی، دراصل وفا ہوتی ہی بے وفا کے لیے ہے۔ محبوب کی راہ میں انسان معذوری و مجبوری کا اظہار نہیں کرتا۔ محبوب کی پسند و ناپسند محبّ کی پسند و ناپسند بن کے رہ جاتی ہے۔ محبت کرنے والے جدائی کے علاوہ کسی اور قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔

محبت اشتہائے نفس اور تسکینِ وجود کا نام نہیں، اہلِ ہوس کی سائیکی کچھ اور ہے اور اہلِ دل کا اندازِ فکر اور۔ محبت دو روحوں کی نہ ختم ہونے والی باہمی پرواز ہے۔

محبت کے لیے کوئی خاص عمر مقرر نہیں، محبت زندگی کے کسی دور میں بھی ہوسکتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک انسان کو پوری زندگی میں بھی محبت سے آشنا ہونے کا موقع نہ ملے۔ سوزِ دلِ پروانہ کسی مگس کے نصیب میں نہیں ہوتا